رسول اللہ ﷺ کی تاریخِ ولادت

افادات: مفتی رضاء الحق، جنوبی افریقہ

تحقیق وترجیح (روایۃً ودرایۃً)

ترتیب وتخریج: مولانا اویس گودھروی، ڈابھیل، انڈیا

محققین کے نزدیک آپ ﷺ نو (۹) ربیع الاول کی ابتدا میں پیدا ہوئے، جو شمسی لحاظ سے ۲۰/ اپریل ۵۷۱ء کا دن تھا۔ تاریخ سے یہ بات ثابت ہے کہ آپ ﷺ ربیع میں پیدا ہوئے اور موسمِ ربیع ایشیاء میں اپریل کے مہینہ میں آتا ہے، اس سے ثابت ہوا کہ اپریل کا مہینہ تھا۔ کسی نے آپ ﷺ کی ولادت کا ربیع میں ہونا یوں بیان کیا ہے:

یقول لنا لسانُ الحال منه　　وقول الحق یَعذُب للسمیع
فوجهی والزمان وشهر وضعی　　ربیع فی ربیع فی ربیع

(شرح الزرقانی علی المواہب، ج:۱، ص:۲۵۷۔ سبل الہدیٰ والرشاد، ج:۱، ص:۳۳۴)

تحقیقِ تاریخِ ولادت

سال:..... یہ بات مسلّم ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی ولادت باسعادت عام الفیل میں ہوئی تھی، اس پر سب ہی مؤرخین وسیرت نگار متفق ہیں۔ حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ (متوفی: ۷۷۴ھ) فرماتے ہیں:

’’قال ابن إسحاق: وکان مولدهٗ صلی اللّٰه علیه وسلم عام الفیل، وهذا هو المشهور عند الجمهور۔‘‘ (البدایۃ والنہایۃ، ج:۲، ص:۳۲۱)

علامہ ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی: ۵۹۷ھ) فرماتے ہیں:

’’واتفقوا علٰی أن رسول اللّٰه – صلی اللّٰه علیه وسلم – ولد یوم الإثنین فی شهر ربیع الأول عام الفیل۔‘‘ (صفۃ الصفوۃ، ج:۱، ص:۵۱۔ وینظر: الروض الأنف، ج:۱، ص:۲۷۶)

واقعۂ فیل کے کتنے دنوں بعد آپ ﷺ کی ولادت ہوئی؟ اس بارے میں متعدد اقوال ہیں، مگر مشہور قول ۵۰/ دن کا ہے:

’’ولد عام الفیل ... فقیل: بعدهٗ بشهر ... وقیل: بخمسین یوما، وهو أشهر۔‘‘ (البدایۃ والنہایۃ ۲/۳۲۱)

مہینہ:..... اس سلسلہ میں علامہ قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی: ۹۲۳ھ) نے چھ اقوال نقل فرمائے

www.banuri.edu.pk

ہیں: ۱:.....محرم، ۲:.....صفر، ۳:.....ربیع الاول، ۴:.....ربیع الآخر، ۵:.....رجب، ۶:.....رمضان، مگر جمہور کا اس بات پر اتفاق ہے کہ آپ ﷺ کی ولادت ماہِ ربیع الاول میں ہوئی۔ حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''ثم الجمهور على أنه كان في شهر ربيع الأول۔'' (البدایۃ والنہایۃ، ج:۲،ص:۳۲۰)

ابھی ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ کی عبارت گزری، اس میں بھی ربیع الاول کی تعیین پر اتفاق نقل کیا گیا ہے۔

مشہور محقق عالم علامہ محمد زاہد کوثری رحمۃ اللہ علیہ نے تاریخ ولادت پر اچھی تحقیق فرمائی ہے، وہ فرماتے ہیں کہ ربیع الاول کے علاوہ کسی اور مہینہ کا قول علمائے ناقدین کے نزدیک سبقتِ قلم کی قبیل سے ہے:

''وقد اتفق جمهرة النقلة على أن مولدهٗ كان عام الفيل، وأنهٗ كان يوم الإثنين، وأن شهر مولدهٖ هو شهر ربيع الأول، وذكرُ شهرٍ سواه لمولدهٖ عليه السلام ليس إلا من قبيل سبق القلم عند النقاد۔'' (مقالات الکوثری، ص:۴۰۵)

دن:.....اس بات پر بھی اربابِ سیر وتاریخ کا اتفاق ہے کہ آپ ﷺ کی ولادت پیر کے دن ہوئی۔

''وفي الحديث: وسئل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن يوم الاثنين؟ قال: ذاک يوم ولدت فيه، ويوم بعثت...'' (صحیح مسلم، رقم:۱۱۶۲، باب استحباب ثلاثۃ أیام من کل شہر)

''وقال ابن كثير رحمه اللّٰه تعالىٰ: وهذا ما لا خلاف فيه أنهٗ ولد صلى اللّٰه عليه وسلم يومَ الإثنين۔'' (البدایۃ والنہایۃ، ج:۲،ص:۳۱۹)

تاریخ:.....ماہِ ربیع الاول کی کونسی تاریخ میں آپ ﷺ کی پیدائش ہوئی تھی؟ اس کے متعلق بعض علماء کا کہنا ہے کہ ربیع الاول میں پیر کے دن ہوئی، مگر تاریخ کا تعین نہ ہوسکا، جب کہ جمہور فرماتے ہیں کہ تاریخ متعین ہے، پھر وہ کونسی تاریخ تھی؟

علامہ قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی:۹۲۳ھ) نے اس سلسلہ میں کل سات اقوال نقل فرمائے ہیں:

۱:.....ربیع الاول کی دوسری، ۲:.....آٹھویں، ۳:.....دسویں، ۴:.....بارھویں، ۵:.....سترھویں، ۶:.....اٹھارھویں، ۷:.....بائیسویں۔ (المواہب اللدنیۃ، ج:۱ ص:۱۴۰-۱۴۲)

علامہ کوثری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: ۱:.....آٹھویں تاریخ ختم ہونے کے بعد یعنی نویں تاریخ، ۲:.....دسویں تاریخ، ۳:.....بارھویں تاریخ۔ ان تین اقوال کے علاوہ دیگر چار اقوال' مستند اور قوی ثبوت نہ ہونے کی وجہ سے قابل التفات نہیں۔ تو اب کل بحث کا محور انہی تین روایات میں سے راجح کی ترجیح ہے۔

دسویں تاریخ کی روایت

اس روایت کو ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ (متوفی:۱۶۸ھ) نے محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ (متوفی:۱۱۴ھ) کی طرف منسوب کیا ہے، لیکن اس کی سند میں تین رواۃ متکلم فیہ ہیں، اس لیے دس تاریخ والی روایت قابلِ ترجیح نہیں ہے۔ اس روایت کی طرف علامہ کوثری رحمۃ اللہ علیہ نے اشارہ فرمایا ہے، وہ روایت طبقات سے نقل کی جاتی ہے:

''قال ابن سعد: أنا محمد بن عمر بن واقد الأسلمي قال: ثني أبو بكر بن عبد الله

بن أبي سبرة عن إسحاق بن عبد اللّٰہ بن أبي فروة عن أبی جعفر محمد بن علی (ویعرف بمحمد الباقر) قال: ولد رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لِعشرٍ خَلَون من شهر ربیع الأول...، فبین الفیل وبین مولد النبي صلی اللّٰہ علیہ وسلم خمس وخمسون لیلة۔'' (الطبقات الکبریٰ لابن سعدؒ، ج:۱،ص:۱۰۰، ذکر مولد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم)

بارہویں تاریخ کی روایت

اس قول کو محمد بن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ (متوفی:۱۵۱ھ) نے نقل کیا ہے، مگر اس کی کوئی سند نہیں بیان کی، اگرچہ یہ قول سب سے زیادہ مشہور ہے اور دنیا بھر میں محافلِ مولود اور جلسے اسی دن کیے جاتے ہیں، مگر روایت سے اس دن ولادت ہونے کا ثبوت نہیں۔ ملاحظہ فرمائیں: مستدرکِ حاکم (متوفی:۴۰۵ھ) میں ہے:

''أخبرنا أبو الحسن محمد بن أحمد بن شبویه بمرو، ثنا جعفر بن محمد النیسابوری، ثنا علی بن مهران، ثنا سلمة بن الفضل عن محمد بن إسحاق قال: ولد رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لاثنتی عشرة لیلة مضت من شهر ربیع الأول۔'' (المستدرک علی الصحیحین للحاکم، رقم الحدیث:۴۱۸۳)

یہ روایت بھی سندِ متصل نہ ہونے کی وجہ سے قابلِ التفات نہیں اور اس کا حال بھی ان روایات کی طرح ہے جن کی سند نہ ہو۔

نویں تاریخ کے قول کی ترجیح

عقلاً اور نقلاً اس بات کو ترجیح حاصل ہے کہ آپ ﷺ کی ولادت آٹھویں تاریخ کے ختم پر نویں تاریخ کو ہوئی۔

روایتاً ترجیح

۱:..... علامہ ابن عبد البر رحمۃ اللہ علیہ (متوفی:۴۶۳ھ) نے اس بارے میں اختلاف نقل کرتے ہوئے اس قول کو سب سے پہلے ذکر کیا ہے:

''قال أبو عمر: وقد قیل: لثمانٍ خلون منه، وقیل ...، وقیل...'' (الاستیعاب لابن عبد البر:۱/۳۰)

۲:..... حافظ ابنِ کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''وقیل: لثمانٍ خلون منه، حکاه الحمیدي عن ابن حزم، ورواه مالک وعقیل ویونس بن یزیدٍ وغیرهم عن الزهری عن محمد بن جبیر بن مطعم، ونقل ابن عبد البر عن أصحاب التاریخ أنهم صحَّحوه، وقطع به الحافظ الکبیر محمد بن موسی الخوارزمی، ورجَّحه الحافظُ أبو الخطاب بن دحیة فی کتابه ''التنویر فی مولد البشیر النذیر ﷺ۔'' (البدایۃ والنہایۃ، ج:۲،ص:۳۲۰)

۳:..... حضرت مولانا حفظ الرحمٰن صاحب رحمۃ اللہ علیہ (متوفی:۱۳۸۲ھ) تحریر فرماتے ہیں: عوام میں تو مشہور قول یہ ہے کہ ۱۲؍ربیع الاول تھی، اور بعض کمزور روایات اس کی پشت پر ہیں، اور

اکثر علماء ۸؍ ربیع الاول کہتے ہیں۔ لیکن صحیح اور مستند قول یہ ہے کہ ۹؍ ربیع الاول تاریخِ ولادت ہے، اور مشاہیر علمائے تاریخ اور حدیث اور جلیل المرتبت ائمۂ دین اسی تاریخ کو صحیح اور اثبت کہتے ہیں، چنانچہ حمیدی، عقیل، یونس بن یزید، ابن عبد اللہ، ابن حزم، محمد بن موسیٰ خوارزمی، ابو الخطاب ابن دحیہ، ابن تیمیہ، ابن قیم، ابن کثیر، ابن حجر عسقلانی، شیخ بدر الدین عینی (رحمہم اللہ اجمعین) جیسے مقتدر علماء کی یہی رائے ہے۔ (قصص القرآن، ج:۴،ص:۲۵۳)

۴:.....علامہ سید سلیمان ندوی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی نو (۹) تاریخ کو ولادت ہونا راجح قرار دیا ہے۔

(رحمت للعالمین، ج:۱،ص:۳۸-۳۹)

درایتاً/عقلاً ترجیح

۱:.....محمد بن موسیٰ خوارزمی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی:۲۳۵ھ) فلکیات کے بہت بڑے امام ہیں، ان کا حوالہ ابھی اوپر کی عبارت میں ذکر کیا گیا۔

۲:.....فن ریاضی کے بہت بڑے عالم علامہ محمود پاشا فلکی مصری رحمۃ اللہ علیہ (متوفی:۱۳۰۲ھ) نے فرانسیسی زبان میں ''**تقویم العرب قبل الإسلام**'' کے موضوع پر ایک بے مثال کتاب تالیف فرمائی ہے، اور علامہ احمد ذکی پاشا رحمۃ اللہ علیہ (متوفی:۱۳۵۳ھ) نے اس کا عربی میں ترجمہ کیا ہے، جس کا نام ''**نتائج الأفهام فی تقويم العرب قبل الإسلام وفی تحقيق مولد النبی وعمرہٖ عليه الصلاة والسلام**'' ہے۔ اس کتاب میں مشرق اور مغرب کے کئی ایک فلکی ماہرین کے اقوال کو مدنظر رکھ کر کی گئی تحقیق سے بھی نو (۹) تاریخ ہونا واضح ہے۔ (نتائج الأفہام،ص:۲۸-۳۵)

ان کی بیان کردہ وجوہات میں سے ایک وجہ کچھ اس طرح ہے کہ:

رسول اللہ ﷺ کے عہدِ مبارک میں سنہ ۱۰ھ ماہِ شوال کی آخری تاریخ کو سورج گہن ہوا تھا، اُسی دن آپ ﷺ کے صاحبزادہ حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تھا:

''**قال الحافظ (م:۸۵۲ھ): يوم مات إبراهيمؓ يعنی ابنَ النبی صلی اللہ عليه وسلم، وقد ذكر جمهور أهل السير أنه مات فی السنة العاشرة من الهجرة، فقيل: ... والأكثر علٰی أنها وقعت فی عاشر الشهر۔**'' (فتح الباری، ج:۲،ص:۵۲۹)

اس حساب سے اگر پیچھے شمار کیا جائے تو ربیع الاول کی نویں تاریخ کو آپ ﷺ کی ولادت بابرکت ہونا ثابت ہوگا، اس لیے کہ پیر کا دن یومِ پیدائش ہونا تو متفق علیہ ہے، اور وہ عام الفیل کے ربیع الاول میں نو (۹) تاریخ ہی کو آتا ہے۔ علامہ محمود پاشا رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''**وقد اتفقوا جميعا علی أن الولادة كانت فی يوم الإثنين، وحيث إنه لا يوجد بين الثامن والثانی عشر من هذا الشهر يوم إثنين سوی اليوم التاسع منه، فلا يمكن أن نعتبر يوم الولادة خلاف هذا اليوم۔**''

حضرت مولانا حفظ الرحمٰن صاحب رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں:

www.banuri.edu.pk

''محمود پاشا فلکیؒ نے (جو قسطنطنیہ کا مشہور ہیئت داں اور منجم گزرا ہے) ہیئت کے مطابق جو زائچہ اس غرض سے مرتب کیا تھا کہ محمد ﷺ کے زمانے سے اپنے زمانے تک کے کسوف اور خسوف کا صحیح حساب معلوم کرے، پوری تحقیق کے ساتھ یہ ثابت کیا ہے کہ سنِ ولادت باسعادت میں کسی حساب سے بھی دوشنبہ کا دن ۱۲/ربیع الاول کو نہیں آتا، بلکہ ۹ ربیع الاول ہی کو آتا ہے، اس لیے بلحاظِ قوت وصحتِ روایات اور باعتبارِ حسابِ ہیئت ونجوم ولادت مبارکہ کی مستند تاریخ ۹/ربیع الاول ہے۔ (قصص القرآن، ج:۴،ص:۲۵۳)

۳:.....مذکورہ بالا کتاب ''نتائج الأفهام فی تقویم العرب قبل الإسلام وفی تحقیق مولد النبي وعمره علیه الصلاة والسلام'' کے ایک ایڈیشن پر اپنے زمانے کے عظیم ونامور مؤرخ وادیب شیخ علی طنطاویؒ (متوفی:۱۴۲۰ھ) نے مقدمہ لکھا ہے، جس میں آپ نے نو (۹) ربیع الاول کو ولادت باسعادت کا دن قرار دینے پر مؤلفِ کتاب کی پرزور تائید فرمائی ہے۔ (مقدمات الطنطاوی،ص:۸۳)

۴:.....محدثِ عظیم ومحققِ بےنظیر شیخ احمد شاکر (احمد بن محمد عبدالقادر، متوفی:۱۳۷۷ھ) نے بھی شیخ محمود پاشا فلکی کی تحقیق کو اختیار کرکے اس سے کسوفِ شمس کی تعیین میں مدد لی ہے۔ (حاشیۃ الشیخ احمد شاکر علی ''المحلّٰی بالآثار'' ج:۵،ص:۱۱۴-۱۱۵، لابن حزم الظاہری، متوفی:۴۵۶ھ)

۵:.....سعودی عرب کے ایک محقق وماہرِ فلکیات عالم عبد اللہ بن محمد بن ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ (متوفی:۱۴۱۶ھ) اپنی کتاب ''تقویم الأزمان'' میں تحریر فرماتے ہیں:

''وقد ثبت بما لا یحتمل الشک من النقل الصحیح أن ولادته -صلی اللّٰه علیه وسلم- کانت فی ۲۰/ نیسان ابریل سنة ۵۷۱ء عام الفیل ... فبالإمکان معرفة یوم ولادته ویوم وفاته بالدقة ... وعلٰی هذا فتکون ولادته -صلی اللّٰه علیه وسلم- یوم الإثنین، الموافق ۹ ربیع الأول سنة ۵۳ قبل الهجرة ویوافق ۲۰/ نیسان ابریل سنة ۵۷۱ء نقلا وحساباً۔''

(تقویم الأزمان لإرشاد ذوی الألباب لمعرفة مبادئ السنین والشهور من طریق الحساب،ص:۱۴۳، الطبعة الأولی)

مزید دیکھئے! ۱:.....ایک مفصل مضمون بعنوان ''تحدید میلاده الشریف'' ہمارے یہاں موجود کتاب ''ماشاع ولم یثبت فی السیرة النبویة'' تألیف: محمد بن عبداللہ العوشن، ط: دارطیبۃ، الریاض میں بھی مذکور ہے، جس میں شیخ عبداللہ بن محمد بن ابراہیم کی مذکورہ عبارت کے علاوہ دیگر علمائے کرام کے اقوال کی روشنی میں ۹/تاریخ ہونا راجح قرار دیا ہے۔

۲:.....علامہ محمد زاہد کوثری رحمۃ اللہ علیہ (متوفی:۱۳۷۱ھ) کا ایک مختصر اور محقق مقالہ بعنوان ''المولد الشریف النبوی'' اس موضوع پر شائع ہوا ہے۔ انہوں نے بھی محمود پاشا فلکیؒ کی مذکورہ کتاب سے استفادہ کیا ہے اور مؤلف کے بارے میں اونچے کلمات تحریر فرمائے ہیں۔ (دیکھئے: مقالات الکوثری،ص:۴۰۵ تا ۴۰۸، ط: مطبعۃ الأنوار بالقاہرۃ)

www.banuri.edu.pk

۳:.....حضرت مولانا مفتی عمر فاروق لوہاروی دامت برکاتہم، شیخ الحدیث دارالعلوم لندن (یو-کے) کا ایک مضمون بعنوان ''رسول اللہ ﷺ کی تاریخِ ولادت'' ان کے بیش قیمت محقق ومدلل رسائل ''فقہی جواہر'' (ج:۱،ص:۶۸ تا ۱۷) میں موجود ہے۔ ان رسائل پر اکابر علماء کی تقریظات ہیں، جن میں ایک حضرت مفتی سعید احمد صاحب پالن پوری دامت برکاتہم بھی ہیں۔

تنبیہ:.....بعض علماء نے آٹھویں تاریخ کا قول اختیار کیا ہے، تو یاد رہے کہ آٹھویں اور نویں تاریخ کے دو اقوال میں ترجیح دینے کی کوشش کی گئی ہے۔ ایک تطبیق حضرت مولانا حفظ الرحمٰن صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی ہے، وہ یہ ہے کہ آٹھ (۸) اور نو (۹) ربیع الاول کا اختلاف حقیقی نہیں۔ مولانا تحریر فرماتے ہیں:

''۸ اور ۹ کا اختلاف حقیقی اختلاف نہیں، بلکہ مہینے کے ۲۹/اور ۳۰ کے حساب پر مبنی ہے، اور جب کہ حساب سے ثابت ہوگیا کہ صحیح تاریخ ۲۱/اپریل تھی تو آٹھ (۸) کے متعلق تمام اقوال دراصل نو (۹) کی تائید میں پیش ہو سکتے ہیں۔'' (قصص القرآن، ج:۴،ص:۲۵۴)

وقت:.....کتبِ سیرت میں اس بات کی صراحت ہے کہ آپ ﷺ کی ولادت صبح صادق کے وقت ہوئی، اور مکہ مکرمہ میں ۲۰/اپریل کو (۴:۳۹) پر صبح صادق ہوتی ہے، اس لیے کہا جاسکتا ہے کہ آپ ﷺ ۹/ربیع الاول عام الفیل، ۲۰/اپریل ۵۷۱ء بروز پیر، بوقت صبح تقریباً ۴ بج کر ۴۰ منٹ پر اس دنیا میں تشریف لائے۔

مذکورہ بالا تفصیلات کا حاصل یہ ہے کہ نقلاً وعقلاً آپ ﷺ کی ولادت کی معتمد تاریخ نو (۹) ربیع الاول ہے۔

''ويتلخص من هذا أن سيدنا محمدا صلى الله عليه وسلم ولد يوم الإثنين ۹/ من ربيع الأول، الموافق العشرين من إبريل سنة ۵۷۱ مسيحية، فاحرص على هذا التحقيق، ولا تكن أثيراً للتقليد۔'' (نتائج الأفہام فی تقویم العرب قبل الإسلام،ص:۳۵)

مکانِ ولادت

جمہور کے نزدیک مکہ مکرمہ میں ولادت ہوئی۔ پھر جگہ کی تعیین میں تین اقوال ہیں: مشہور قول یہ ہے کہ آپ ﷺ کی ولادت شعبِ بنی ہاشم میں ہوئی۔ یہ مشہور جگہ ہے اور چند سال پہلے تک لوگ اس کی زیارت کے لیے جایا کرتے تھے۔ چند سال پہلے سعودی حکومت نے اسے بند کردیا اور اس کی جگہ مکتبہ بنا دیا۔

''في الدار التي في الزقاق المعروف بزقاق المولد في شعب مشهور بشعب بني هاشم۔'' (سبل الہدیٰ والرشاد، ج:۱،ص:۳۳۸)

''من الطرف الشرقي لمكة، تزار ويتبرك بها إلى الآن۔''

(تاریخ الخمیس فی أحوال أنفس النفیس، ج:۱،ص:۱۹۸)

والله تعالى أعلم وعلمهٗ أتم وأحكم، وصلى الله على النبي الأمي الكريم وعلى آله وصحبه أجمعين

www.banuri.edu.pk